

## صلح حسن علیہ السلام

<"xml encoding="UTF-8?>

امام حسن ، یہ ایک ایسا نام ہے کہ جب بھی یہ نام آتا ہے لوگوں کے اذہان فوراً آپ کی صلح کی جانب متوجہ ہوجاتے ہیں اور فوراً یہ سوال پیش آتا ہے کہ آپ نے صلح کیوں کی؟ یہ سوال کوئی نیا یادور جدید کا سوال نہیں ہے بلکہ اُدھرامام نے صلح کی اور ادھر آپ کے بعض اصحاب نے اعتراض کرنا شروع کر دیا کہ آپ نے صلح کیوں اختیار کی؟ اور اس دور سے لیکر آج تک یہ سوال اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے ، آئئے دیکھتے ہیں کہ اس سوال کا منشاء و سرچشمہ کیا ہے ؟

ہمارے خیال میں سب سے زیادہ جس چیز نے اس سوال کو فروغ دیا ہے وہ ہے ”قیام امام حسین ، کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ۶۱ھ سے لیکر آج تک آپ کے قیام کی تمجید و تعریف دنیا بھر میں ہوتی رہی ہے ، چونکہ آپ کا قیام اسلام کی پیشافت اور اس کی بقاء ، بدعت اور بدععت گذاروں کی شناخت ، اور خلافت و سلطنت کے درمیان فرق ، اور یزید و معاویہ کی شناخت کے سلسلے میں کافی مؤثر تھا ۔

چنانچہ آپ کا یہ قیام اس بات کا موجب بنناکہ بعض سادہ لوح افراد یہ سوچنے لگے کہ قیام و نہضت مطلقاً اچھی چیز ہے اور اگر کوئی قیام کے بجائے صلح و آشتی سے کام لے تو گویا اس نے اشتباہ کیا ہے ۔ اور شاید یہی چیز (قیام امام حسین) سبب بنی کی لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ امام حسن کو بھی صلح کے بجائے قیام کرنا چاہئے تھا ، البتہ ایک دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید یہ سوال دشمن کی سازش رہی ہو کہ ایک طرف تو اس نے امام حسن کو اپنی عیاریوں اور مکاریوں کے ذریعہ صلح کرنے پر مجبور کیا ہو اور دوسری طرف بعض لوگوں کو تحریک کیا ہو کہ جا کرامام سے پوچھئیں ، یاسماج اور معاشرے میں یہ سوال برباد کریں کہ آخر امام حسن نے صلح کیوں کی؟ بہرحال اس سوال کا عامل جو بھی ہو لیکن یہ بات واضح ہے کہ ہمیشہ دشمن ایسے سوالوں کے ذریعہ سے سوء استفادہ کرنے کی تاک میں رہا ہے ، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ یہی سوال امام حسین کے قیام کے بارے میں بھی ہوتا ہے ، یعنی ایک طرف تو صلح حسن کو کم رنگ کرنے کے لئے سوال ہوتا ہے کہ صلح کیوں کی؟ اور دوسری طرف یہی اعتراض سید الشہداء کے قیام کے بارے میں بھی ہوتا ہے کہ کیوں آپ نے قیام کر کے اپنے اعزاؤ اقرباء کو قربان کر دیا ، آپ نے بھی اپنے بھائی کی طرح صلح و آشتی سے کام کیوں نہیں لیا ؟

بہر صورت ہمارا مقصد بھی یہاں پر یہی ہے کہ ہم اس سوال کا جواب دیں کہ امام حسن نے صلح کیوں کی ۔ اس سوال کے بہت سارے جواب دیئے جا سکتے ہیں جن میں سے بعض جواب تحلیلی اور بعض جواب عقیدت کی بنابریوں سکتے ہیں ،

**پہلا جواب:**

پہلا جواب تو یہ ہے کہ ہم اپنے عقیدے کے مطابق یہ کہیں کہ چونکہ نبی اکرم نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کے

بعد امام حسن اور آپ کے بعد امام حسین اس امت کے امام ہیں اور دونوں معصوم ہیں ۔  
چنانچہ فرمان رسول کے مطابق ہم شیعہ اس اجمالی جواب پر قانع ہو جائیں گے اور اس مسئلہ کے جزئیات میں  
نہیں جائیں گے اور یہ سوچ لیں کہ چونکہ امام حسن امام اور معصوم ہیں اور معصوم جو بھی کام کرتا ہے وہی  
مرضی خدا اور اسی میں خداکی خوشنودی ہوتی ہے ۔

## دوسرा جواب :

ان روایتوں کے علاوہ (جو بارہ اماموں کے سلسلے میں اور حسینیں بھی انکا جزو ہیں) ایک دوسری روایت میں نبی ا  
کرم فرماتے ہیں : الحسن والحسین ابنی امامان قاما اور قدما ۔ حسن و حسین دونوں میرے فرزند ہیں اور دونوں امام  
ہیں خواہ قیام کریں یا قعود اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا دشوار نہ ہو گا کہ پیغمبر نے قیام حسین  
اور صلح حسن پر بونے والے اعتراض کا جواب اپنی زندگی میں ہی دیدیا تھا، کہ دیکھویہ میرے دونوں فرزند اگر ایک  
کے اوپر ایسا وقت آجائے کہ صلح کرنے پر مجبور ہو اور صلح کر لے تو بھی امام ہے ، اور دوسرے زمانے کے اوضاع  
واحوال کو دیکھ کر قیام کے لئے اٹھ کھڑا ہو جائے تو بھی امام ہے ، اور بہت ممکن ہے کہ اس حدیث شریف میں  
قاما اور قدما سے مراد قیام حسین و صلح حسن ہو ۔

بعض افراد جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اس سوال کو امام حسین کے قیام کے مقابلے میں لا کر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ  
کیوں امام حسن نے صلح اور امام حسین نے قیام کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امیر المؤمنین ۲۰ھ میں ہوئی  
اور امام حسین کی شہادت ۲۱ھ میں اور ان دونوں کے درمیان ۲۰ سال کا فاصلہ ہے جس میں سے ۱۰ سال امام  
حسن کی امامت کا دور ہے اور ۱۰ سال امام حسین کی امامت کا زمانہ، اور اگر کوئی چاہے تو تاریخ میں دیکھ  
سکتا ہے کہ امام حسن نے اپنی امامت کے آغاز میں معاویہ کے خلاف قیام کیا۔ معاویہ سے درگیر رہے لیکن جب  
شرط جنگ مہیا نہ رہے تو تقاضہ مصلحت کی بنا پر آپ نے صلح کو قبول کیا اور اس کے بعد ۹ سال کی زندگی  
آپ نے سکوت اور صلح میں گذاری۔ اور اسی طرح امام حسین کی زندگی پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے  
اپنی امامت کا آغاز سکوت و صلح کے زمانہ میں کیا اور یہ زمانہ ۹ سال جاری رہا اور اپنی امامت کے آخری دور میں  
آپ نے قیام کیا۔ اب مذکورہ دونوں باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بہت آسان ہے کہ دونوں اماموں میں کوئی  
فرق نہیں ہے ، بلکہ دونوں کی زندگی میں قیام و سکوت دونوں پاہ جاتے ہیں ، فرق صرف یہ ہے کہ امام حسن  
نے پہلے قیام کیا اور پھر صلح ، اور امام حسین نے پہلے سکوت کیا اور پھر قیام ، اب یہ بات تو بصیرت امامت پر  
موقوف تھی کہ کب صلح کریں اور کب قیام؟ بہرکیف: اگر یہ جانتا ہے کہ امام حسن نے معاویہ کے ساتھ صلح  
کیوں کی تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کی تاریخی زندگی کا بغور مطالعہ کیا جائے اور س وقت کے اوضاع و  
احوال اور شرائط کے سائے میں اسکا جواب تلاش کیا جائے۔ یہاں پر چند باتوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جو  
شاید ایک حد تک جواب تلاش کرنے میں مددگار ثابت ہو سکیں ۔

۱۔ امام حسین جب اپنے اصحاب اور انصار پر نظر ڈالتے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ میں نے اپنے اصحاب سے زیاد ۵  
باوفا اصحاب نہیں دیکھے ۔  
لیکن جب امام حسن کو دیکھتے ہیں تو آنحضرت اپنی بے یاوری کا ماتم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یہ ایک ایسا

مسئلہ تھا کہ باربا امام نے فرمایا۔ ”اگرلوگ میری بیعت اور ہمراہی کرتے تو آسمان اپنی برکتیں ان پر نازل کرتا اور معاویہ اپنی مکاریوں میں کامیاب نہیں ہوتا اس کے علاوہ امام نے ایک شخص کے جواب میں کہ جس نے سوال کیا تھا کہ معاویہ کے ساتھ صلح کیوں کی؟ لکھتے ہیں کہ خدا قسم اگر ناصر و یاور ہوتے تو معاویہ سے جنگ کرتا ”(احتجاج ، طبرسی، ۱۵۱) یا دوسری جگہ فرماتے ہیں : اگر انصار ہوتے تو رات دن معاویہ سے لڑتا۔(بحار، مجلسی، ج ۲۲۷ !)

۳۔ امام حسن اور امام حسین دونوں کے زمانے متفاوت تھے چونکہ امام حسن کے زمانہ میں معاویہ خود کو اہل مسجد و عبادت ظاہر کرتا تھا جبکہ امام حسین کے دور میں یزید علناً شراب خواری و سگبازی کرتا تھا اور فسق و فجور میں ملوث تھا ، اور وحی و خبر کا انکار کر رہا تھا ۔

۴۔ اگر امام حسن قیام کر کے شہید ہو جاتے تو آپکا خون رائگاں ہو جاتا کیونکہ معاویہ اپنی قداست کو ثابت کرتا ، اور تو اور۔ لوگ بھی امام کے اوپر اعتراض کرتے کہ آپنے صلح کیوں نہیں کی، جیسا کہ امام حسین پر بعض نادان اور کچھ فہم افراد اعتراض کرتے ہیں ۔

۵۔ امام حسن نے اسلئے صلح کی کیونکہ لوگ ابھی سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ معاویہ حکومت طلبی کو صلح کے قالب میں پیش کر رہا ہے بلکہ لوگ تو یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ اسلام کے نفع کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۔ صلح کی تجویز پیش کر رہا ہے ، چنانچہ ایسی صورت میں اگر امام قیام کر دیتے تو لوگ کہتے کہ امام حکومت طلبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

۶۔ امام حال و آیندہ کے اوضاع و احوال کو دیکھ رہے تھے امام جانتے تھے کہ اگر قیام کر کے کامیاب ہو جائیں گے تو قتل عثمان کی طرح سے بھرایک غوغا برپا ہو جائے گا اور شکست کی صورت میں آئندہ اسلام و مسلمین اور بالاخص شیعوں کا نام بھی باقی نہیں رہے گا۔

۷۔ امام نے شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے خون کو ہدراہی کے برابر سمجھا۔ لوگوں نے امام سے پوچھا کہ ہمارا یہ کام (صلح) صحیح ہے آپ نے جواب دیا کہ ہاں۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کل محشر میں ۷۰! سے ۸۰ (شرح بن ابی الحدید ج ۱۴! ۷)

امام نے علی بن بشیر ہمدانی کے جواب میں لکھا کہ صلح سے میر امکنہ تم لوگوں کی جان کو بچانا تھا۔ امام فرماتے ہیں :

فنظرت لصلاح الامة وقطع الفنة... ورأيت اسلام معاویہ واضع الحرب بینی وبينه وقد صالحته۔  
(ینابیع المودة ۲۹۳)

۸۔ ایک اور اہم وجہ سے امام قیام سے دست بردار ہو کر صلح قبول کرنے پر مجبور ہوئے وہ لشکریوں کی خیانت تھی ، مقدمات جنگ فرایم ہو چکے تھے سپہ سالاروں کا انتخاب ہو چکا تھا ، لیکن سب نے خیانت کی اور معاویہ کے گروہ میں چلے گئے ، امام نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگ وہی تو ہو جنہوں نے صفین میں میرے بابا کے اوپر حاکمیت کو تحمیل کیا (انساب الا شراف ج ۳۹ !۲) یادوسرہ مقام پر مولا فرماتے ہیں کہ اگر میں معاویہ سے جنگ کروں گا تو تم لوگ خود ہی میرے ہاتھ باندھ کر اس کے حوالے کر دو گے (احتجاج، طبرسی، ج ۱۹۰!۲ و بخار، مجلسی، ج ۲۲ !۲۰) ان کے علاوہ اور بھی بہت سے موارد ہیں جن کی مدد سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ امام حسن کی صلح ایک بصیرت افروز فیصلہ اور مصلحت زمان و مکان کا تقاضا تھی کی شہادت ہزار تک لوگ خدا سے داد خواہی کریں کہ ہمارا خون کیوں بہایا گیا ۔